THE REVIVAL OF JIHĀD IN BENGAL

WITH THE SPREAD OF THE LIGHT OF THE KHILĀFAH







BY ABŪ 'ABDIR-RAHMĀN AL-BANGHĀLĪ



بنگال میں احیائے جہاد

بنگال میں جہاد کی تاریخ

جب ۸۰ء کی دھائی کے آخر میں افغان جہاد (روسی) کمیونسٹوں کے خلاف ختم ہوا تو جو غازی جنگ کے لیے مختلف ممالک سے آئے تھے وہ واپس اپنے علاقوں کی طرف لوٹے. ان میں بنگلہ دیشی بھی شامل تھے اور وہ واپس اس نیت و ارادہ سے لوٹے کہ اپنے نئے حاصل شدہ تجربات کی بنا پر اپنے علاقے میں معسکرات کھولیں گے اور خراسان سے بنگال واپس آنے والے لوگوں میں کچھ ایسے بھی تھے جن کے عقیدے میں غلطیاں تھیں جیسا کہ عقیدہ توحید اور الولاء والبراء میں اس وجہ سے ۹۰ء کی دہائی کے آخر تک صحیح جہادی تنظیم جو قرآن و سنت اور سلف کے منہج پہ ہو وہ تیار نہ کی جا سکی پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے شہید علامہ شیخ عبد الرحمن رحمہ اللہ کو اس بات کی توفیق دی کہ انھوں نے ملک کے مختلف حصوں سے مٹھی بھر موحدین کے ساتھ ایک آرگنائزیشن جماعت المجاہدین کے نام سے بنائی جس کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا نفاذ پس اس کے ساتھ ہی بنگلہ دیشی مسلمانوں میں نئی امید کی کرن جاگی ایک زمین جو سینکڑوں سال سے شرک اور بدعت کے اندھیروں اور یورپی نو آبادیاتی نظام اور ہندوؤں کی ثقافتی یلغار میں ڈوبی ہوئی تھی۔



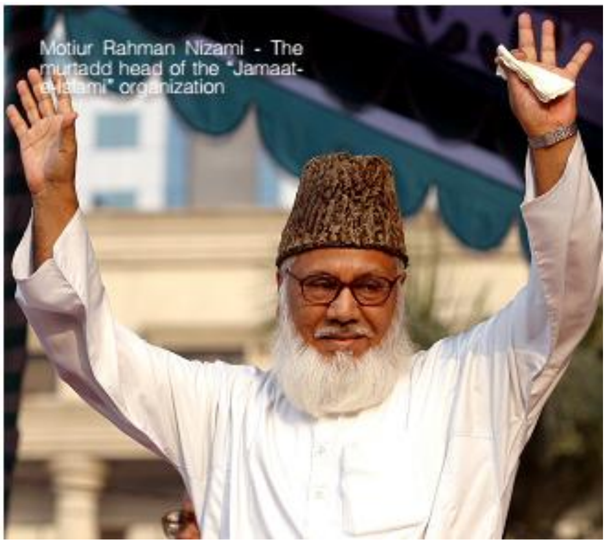
صرف اللہ سبحانہ و تعالی پر توکل کرتے ہوئے شیخ عبد الرحمن اور مٹھی بھر مجاہدین نے ساری طاقت لگا دی کہ بنگالی مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکھٹا کریں جو قرآن و سنت پر سلف کے فہم کے مطابق ہو اس نئے گروہ نے مجاہدین کی عسکری تربیت دینی شروع کر دی اور ساتھ ہی مرتد ججوں اور مرتد فوجیوں کے خلاف کاروائیوں کو سرانجام دینا شروع کیا اور طاغوت گورنمنٹ اور انکی عدالتوں کے خلاف بھی جو انسانوں کے بنائے قوانین کا نفاذ کرتیں اور انھیں کے مطابق عوام کے فیصلے کرتیں ۔اس طرح اللہ سبحانہ و تعالی کے فضل سے جماعت المجاہدین نے پوری جدوجہد اور کوشش کی کہ بنگالی مسلمانوں کو بیدار کریں اور انھیں اللہ کے نازل کردہ قوانین کی رو سے حکومت کرنے اور الولاء والبراء بنیاد باتوں کی اہمیت کو سمجھائیں ۔اللہ سبحانہ و تعالی کی نصرت سے جہاد کی پکار بنگال کے مختلف اسلامی مدارس تک جا پہنچی اور مسلمانوں نے بڑی تعداد میں جماعت المجاہدین میں شامل ہونا شروع کر دیا۔ایسی صورتحال کو دیکھ کر طاغوتی فوج اور علماء سوء کانپ اٹھے اور پھر مرتد حکومت نے معزز شیخ عبد الرحمن کو اور ان کے ساتھ کچھ علماء حق اور مجاہدین کمانڈروں کو ۲۰۰۷ میں قید کر کے پھانسی دے

دی (اللہ ان کی شہادت قبول فرمائے اور جنت میں اعلی مقام عطا کرے)

اس وقت کی حکومت جو دو اتحادی مرتدین پر مبنی تھی ان میں ایک بنگلہ دیش عوامی پارٹی (بی این پی) اور دوسری جماعت اسلامی (دکھاوے کی مسلم بھائی چارے پہ بنی جماعت) تھی، یہ بیوقوفی سے یہ سوچ بیٹھے کہ کچھ علماء حق کو شہید کر کے توحید، جہاد، خلافت کی پکار کو کچل دیں گے۔ لیکن یہ طاغوتی درباری علماء سوء اور وہ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا وہ اللہ کا وعدہ بھول گئے (اور جو لوگ کافر ہیں چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر اللہ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پھیلائے بنا رہنے کا نہیں) القرآن، یہ بھول گئے امت کے درخت کو پانی کسی اور چیز سے نہیں بلکہ شہداء کے خون سے دیا جاتا ہے۔

اس وقت کی حکومت جو دو اتحادی مرتدین پر مبنی تھی ان میں ایک بنگلہ دیش عوامی پارٹی (بی این پی) اور دوسری جماعت اسلامی (دکھاوے کی مسلم بھائی چارے پہ مبنی جماعت) تھی، یہ بیوقوفی سے یہ سوچ بیٹھے کہ کچھ علماء حق کو شہید کر کے توحید، جہاد، خلافت کی پکار کو کچل دیں گے۔ لیکن یہ طاغوتی درباری علماء سوء اور وہ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا وہ اللہ کا وعدہ بھول گئے (اور جو لوگ کافر ہیں چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر اللہ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پھیلائے بنا رہنے کا نہیں) القرآن، یہ بھول گئے امت کے درخت کو پانی کسی اور چیز سے نہیں بلکہ شہداء کے خون سے دیا جاتا ہے۔

ان مرتدین نے اللہ کی اس تنبیہ کو نظر انداز کر دیا جو ایک حدیث قدسی میں وارد ہے صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص میرے ولی (دوست) سے دشمنی کرتا ہے میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ لیکن یہ مرتدین اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے محفوظ سمجھتے رہے یہ اس کے اعلان جنگ کو مسلسل نظر انداز کرتے رہے۔ اور کچھ ہی سالوں بعد دیکھا گیا کہ طاغوتی فورسز کے اعلی عہدیداران اور کمانڈرز جو علماء حق اور مجاہدین کے قتل میں ملوث تھے انہیں مرتد بنگلہ دیشی بارڈر گارڈز نے بغاوت کر کے قتل کر دیا انہیں دنوں وہ پارلیمنٹری جماعتیں جماعت اسلامی اور بی این پی مرتدین جنہوں نے بڑھ چڑھ کر خوشیاں منائیں تھیں اور علماء حق اور مجاہدین کو پھانسی دلوانے کی کوششیں کی تھیں آج یہ مرتدین ذلیل ہو رہے تھے ان کو انہیں عوامی لیگ کی گورنمنٹ کی طاغوتی عدالتوں کے ذریعے جیلوں میں گھسیٹا جا رہا تھا ان کو عمر قید اور پھانسی کی سزائیں سنائی جا رہی تھیں اور کچھ کو ان میں سے پھانسی اب دی بھی جا چکی ہے۔



یہ ملتا جلتا خاتمہ تھا جس طرح عراقی صحوات کے ساتھ ہوا ان کے رافضی اتحادیوں کے ہاتھوں بس اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کو عبرت کا نشان بنا دیا تھا ان مختلف گروہوں کو جو موحدین کے مقابلے میں کفار کے ساتھ مل جاتے تھے یہ دوسروں کے لیے سبق تھا کہ اس رستے پہ نہ نکلو جو تمہاری دنیا و آخرت کو عذاب بنا دے گا۔

مجاہدین کی لیڈر شپ کی شہادتوں کے بعد موحدین کے اس قافلے کو مزید آزمائش سے گزرنا پڑا جس کی وجہ سے مجاہدین کی صفیں ان منافقین سے صاف ہوتی گئیں جو اپنے غصے کی وجہ سے اس جماعت میں شامل ہوئے تھے بس چند موحدین اس مشکل گھڑی میں اللہ کے وعدے کی امید پر اور اللہ سے اچھے کی امید پر اور اللہ پر توکل کے ساتھ باقی رہے انھوں نے کبھی جہاد کو نہیں چھوڑا جیسا کہ کمزور دل والوں نے چھوڑ دیا اور موحدین کے اس گروہ نے قرآن وسنت کے اصل منہج سے کجروی اختیار نہیں اور اس منہج کو انہوں نے مضبوطی سے تھامے رکھا ان کی طرح نہیں ہوئے جو اپنی دنیاوی محبت اور ارجاء میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مقبول حمایت کو چن بیٹھے تھے کیا ہی افسوس کی بات ہے۔ مخلص مجاہدین جانتے تھے کہ ہمیں نہ تو ان صلیبیوں کے ڈرونز سے کچھ نقصان پہنچ سکتا ہے نہ ہی ان صلیبیوں کی جدید اعلی ٹیکنالوجی کا حامل اسلحہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے اور وہ یہ جانتے تھے کہ یہ تو مسلمانوں کے دلوں میں بتدریج کم ہونے والا الولاء والبراء کا عقیدہ ہے جو جہاد کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اور جیسا کہ عرب بہار کے دوران ہوا ڈھاکہ کے ملحد بلاگرز کے خلاف ۲۰۱۳ کے احتجاج میں (نام نہاد جہادیوں کے ہاں) عقیدہ الولاء والبراء میں تنزلی اپنی پست ترین سطح تک پہنچ گئی۔ جیسا کہ نام نہاد جہادیوں نے کھلم کھلا قبر پرستوں جو کہ غلط طور پر عاشقان رسول کہلاتے ہیں جماعت اسلامی جو کھلم کھلا دین جمہوریت کی حمایت کرنے کی طرف بلاتی ہے اس کی نصرت کرتی ہے اور دیوبندی جنہوں نے جہمیہ کے عقیدے کو اپنایا ہے ان تینوں کے درمیان اتحاد کی طرف بلانا شروع کیا یہ اتحاد ایک مشترکہ دشمن ملحد اور بائیں جانب کی سیکولر تحریکوں جو اسلام اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتے ہیں ان کے خلاف اکٹھا ہونے کی دعوت تھی نام نہاد جہادی دعوی کرتے ہیں کہ امت کے اندر چھوٹے معاملات (حالانکہ یہ عقائد کے معاملات ہیں) میں تقسیم مسلمانوں کو ملحدین کے خلاف کمزور کر دے گی۔ ایسے ہی نام نہاد جہادی دعوی کرتے ہیں کہ مجاھدین کو حنفی مذہب کے تحت نماز ادا کرنی چاہیے خواہ سے متواتر سنت کو ہی کیوں نہ ترک کرنا پڑے وہ اسے ایک بدعتی اصول کے تحت درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسے انھوں نے ہی ایجاد کیا ہے کہ مجاہدین کا مذہب مقامی رہائشی لوگوں کی روایت کے مطابق نماز ادا کرنا تھا جیسے کہ مجاہدین کا مذہب سلف سے مختلف ہو!!

یہ جہاد کے دعویدار بنگال کے مختلف جہادی گروہوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عوامی حمایت کو برقرار رکھنے کو ترجیح دیں اور علماء سوء کو قرآن و سنت پر ترجیح دیں ورنہ جہادی تنظیموں کے لیڈروں کو شہید کر کے ان کی تحریکوں کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا جیسا کہ جماعت المجاہدین کے ساتھ ماضی میں ہوا۔ انہوں

نے مادی ذرائع کو اللہ کی مدد پر ترجیح دیدی اور اللہ پر بھروسہ کرنے اور اہل السنۃ والجماعۃ کے طریقہ کار پر مضبوطی سے قائم رھنے کی بجائے مرتدین اور بدعتیوں کے ساتھ جلدی سے سمجھوتہ کر لیا انھوں نے ہر اس مسلمان کو خارجی کہا جس نے قبروں کی عبادت کرنے والوں اور پارلیمنٹ میں شمولیت اختیار کرنے والوں اور مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دے کر اسلام کا کھلم کھلا انکار کرنے والوں کو کافر کہا۔ چنانچہ نوجوان مسلمان مجاہدین کے خلاف نیا فتنہ کھڑا کیا گیا جن کے متاثرہ دماغ پہلے سے الجھے ہوئے تھے افسوس کے ساتھ کہ ان میں سے بہت سے اس بوسیدہ اعلان سے متاثر ہوئے بنگال میں بہت سے جہادی گروہ عقیدہ، طریقہ کار، رھنماوں اور منصوبہ بندی جیسے معاملات پر جھگڑوں کی وجہ سے مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے۔

اعلان خلافت

پھر اللہ کے فضل سے سرزمین شام میں رمضان ۱۴۳۶ھجری کو خلافت قائم ہوئی جس نے بنگالی مخلص مجاہدین کے دلوں میں امید کی کرن جگا دی جس طرح خلافت کے مجاہدین دنیا کے ہر علاقے میں حقیقی میدان جنگ میں کفر و طواغیت کو نیست و نابود کر رہے تھے اسی طرح خلافت کے مضبوط میڈیا نے میڈیا کے میدان جنگ میں عقیدہ کی دعوت دیتے ہوئے ہر اس جہادی تنظیم جس میں نفاق کا مرض تھا اس کے غلط عقائد کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا اور پھر بنگال کے مجاہدین پر حق کی کرن تیزی سے پھیلنا شروع ھوئی اور انہوں نے بیعت کرنے میں پہل کی۔ بنگال کے مجاہدین کو اس بات کا شعور ہو چکا تھا کہ اب جبکہ خلافت قائم ہو چکی ہے تو ان تنظیموں کا اندھا ساتھ دینے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور ان خود ساختہ جہادی تنظیموں کی خواہ وہ جماعت المجاہدین ہو یا القاعدۃ یا چاہے اور کوئی تنظیم ہو اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ پس مختلف جہادی تنظیموں سے مخلص مجاہدین نے خلافت کی بیعت کی اور بنگال میں خلافت کے مجاہدین میں شامل ہو گئے اور ایک قریشی امام کے پیچھے اپنی درجہ بندی کی اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں گھبرائے وہ جنہوں نے پیچھے رہ جانا قبول کیا اور وہ جنہوں نے اندھی تقلید کی اور کہا کہ ملا عمر امیر المومنین ہیں حالانکہ وہ تو کئی سال پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اوپر سے ان کا جھوٹا پروپیگنڈا جو امت کو ایک امام کے پیچھے کھڑا نہیں ہونے دے رہا اس سے پہلے ملا عمر فوت ہو چکے تھے مجاہدین کو شعور آ گیا کہ امت کا اتحاد اس لیڈر کے ذریعے ممکن ہے جس کے پاس مکمل اختیارات ہوں نا کہ ایسے شخص کے ذریعے جو کسی نا معلوم مقام پر چھپا عجیب و غریب پرانے ویڈیو پیغام جاری کرے اور دوسروں کو مرے ہوئے شخص کی بیعت کرنے کا کہے اور بیعت نہ کرنے والوں پر تنقید کر رہا ہو اور برا بھلا کہہ رہا ہو پس اللہ سبحانہ و تعالی نے بنگال کے مجاہدین کو ایک کر دیا جو پہلے بکھرے ہوئے تھے اور ان کو عزت بخشی کہ وہ خلافت جو نبوت کے منہج پر بنی اس کے سپاھی بن گئے ان شاءاللہ

احیائے جہاد خلافت کی روشنی میں

اللہ سبحانہ و تعالی کے فضل و کرم سے ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۳۶ ہجری میں خلافت کی سیکورٹی کے ایک سیل کے مجاہد نے ڈھاکہ کے شہر گلشن کی ایک گلی میں ایک اطالوی صلیبی کو قتل کر دیا اس عظیم

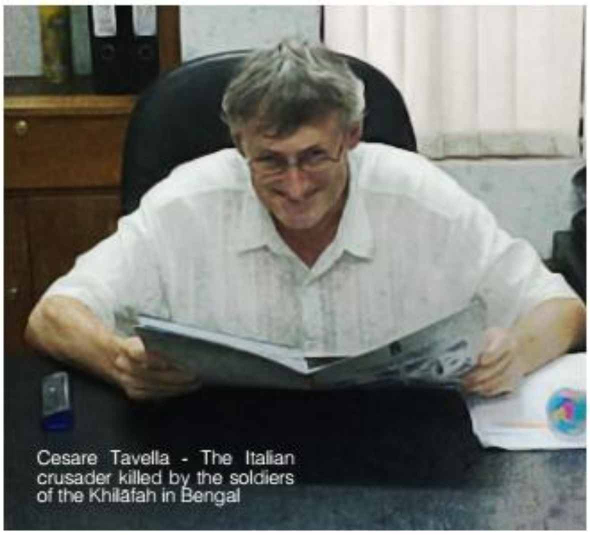
عمل سے اس سرزمین کے طاغوت اور صلیبیوں کو ہلا کے رکھ دیا کیونکہ یہ حملہ ڈھاکہ شہر کے محفوظ ترین علاقے سفارتی زون میں ہوا تھا۔

اللہ کے فضل سے کچھ دنوں بعد ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۳۶ ہجری کو جاپانی شہری کو شمالی رنگپور کے علاقے میں بنگال کے خلافت کے فوجی دستوں نے نشانہ بنایا پہ درپے حملوں کی وجہ سے صلیبی شہری سیاح اور سفارتکاروں کو گرم ملکوں کی چہل پہل کو مجبوراً محدود کرنا پڑا اور وہ مسلسل خوف کے عالم میں رہے۔ تاہم اس طرح



The streets of Gulshan in the city of Dhaka

کے علاقوں میں اس طرح کی مبارک کاروائیوں کے ذریعے صلیبیوں کو ایک خلیفہ کی اطاعت میں اکٹھے ہونے کا پیغام دے دیا گیا اللہ کے حکم سے متکبر صلیبیوں کو یہ ثابت کر دیا گیا جب تک وہ خلافت اسلامیہ سے جنگ کی حالت میں ہیں ان کے صلیبی شہری تیونس سے بنگال تک مسلمانوں کے علاقے میں کبھی بھی امن، سکون اور سلامتی کے مزے نہیں لوٹ سکتے۔



Cesare Tavella - The Italian crusader killed by the soldiers of the Khilāfah in Bengal

خلافت اسلامیہ کے ترجمان ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ نے فرمایا

اے موحدین! جو یورپ، امریکا، کینڈا اور آسٹریلیا میں ہو

اے موحدین! جو مراکش اور الجیریا میں ہو

اے موحدین! جو خراسان اور قوقاز میں ہو

اے موحدین! جو اس دنیا کی سطح پر جہاں کہیں بھی ہو

اے بھائیو اے لوگو جو الولاء والبراء کرنے والے ہو

اے خلافت اسلامیہ سے محبت کرنے والو

اے وہ لوگو جنہوں نے خلیفہ ابراہیم کو ہر جگہ سے بیعت دی ہے

اے وہ جو خلافت کا ساتھ دینے والے ہو

اے وہ جو اپنے آپ کو اُس کا سپاہی سمجھتے ہو

تمہاری خلافت صلیبیوں کے ایک نئے حملے کا مقابلہ کر رہی ہے تو اے موحدین تم جہاں کہیں بھی ہو کیا کرو گے؟ جبکہ جنگ کے شعلے دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور انسانوں کے دو خیمے بنتے جا رہے ہیں اے موحدین! ہم تمہیں بلاتے ہیں خلافت

اسلامیہ کی حفاظت کے لیے آؤ درجنوں اقوام ہمارے خلاف اکٹھی ہو گئی ہیں ہر سطح پر وہ ہمارے خلاف جنگ کر رہے ہیں تو اٹھو اے موحد اٹھو اور اپنی خلافت کی حفاظت کرو چاہے تم جہاں کہیں بھی ہو بیشک تمہارا رب ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے

انہوں نے یہ بھی فرمایا اس جنگ کو اپنے پاس سے گزرنے نہ دینا چاہے تم جہاں کہیں بھی ہو طاغوتی افواج ان کے وطن پرستوں ان کے آدمیوں پر لازماً حملے کرو ان کی پولیس پہ حملے کرو ان کی حفاظت پر معمور افراد پر حملے کرو ان کے سراغ رساؤں پر حملے کرو اور ان کے غدار ایجنٹوں پر ان کی نیندیں برباد کر دو ان کی زندگیوں میں زہر بھر دو حتیٰ کہ ان کو اپنی فکر لاحق ہو جائے تم امریکی یا یورپی کافر کو قتل کر سکتے ہو خاص طور پر ان غلاظت بھرے نجس فرانسیسی کینیڈین یا آسٹریلین یا کوئی بھی جو ہمارے خلاف جنگ میں مصروف ہو خلافت اسلامیہ کے خلاف جو اتحاد بنا ہے ان کے ساتھ ان کے شہریوں کو بھی شامل کرو پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور جس طرح سے جہاں ممکن ہو ان کو قتل کر دو بیشک تمہارا رب ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اور اس اتحاد میں کا جاپانی قوم بھی شامل ھے خلافت اسلامیہ نے جاپان کو منع کیا تھا صلیبی اتحاد میں شامل ہونے کا لیکن ان کے صدر (Abe Shinzo) شنزو ابے نے خلافت کے مقابلے میں صلیبی اتحاد کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تو (Shinzo Abe) شنزو ابے کی اس بیوقوفی پر جاپانی مفادات خلافت اسلامیہ کے نشانے پر ہیں۔

بنگال کے مجاہدین نے خلیفہ ابراہیم کی بیعت کی اور اپنی صفوں کو متحد کیا اور ایک علاقائی امیر مقرر کر کے اس کے پیچھے اکٹھے ہو گئے اور اپنی اندر کی دراڑوں کو ختم کر دیا اور جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور خلافت اسلامیہ کی طرف سے جو حکم ملا اس پر عمل کیا۔

عاشور کے دن 10 محرم 1437 ہجری

خلافت کے مجاہدین نے روافض پر بمباری کی جو ڈھاکہ کے ایک امام باڑے جس کا نام حسینی دلان تھا میں ۱۰۰ سے زائد روافض قتل ہوئے بنگلہ دیش میں پچھلے ۴۰۰ سالوں سے روافض پر کوئی حملہ نہیں ہوا تھا یہ خلافت کے مجاہدین کا حملہ ہوا جس میں وہ دلان کے شرکی باڑے میں شرک کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے مارے گئے۔ اور پھر ان حملوں میں تیزی آگئی 21 محرم کو ایک اور دلیرانہ حملہ کیا گیا اور پھر انہوں نے پولیس کے ایک گروہ کو چنا جس میں سے ایک کو قتل اور چار کو زخمی کر دیا، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

اسی طرح اللہ کے حکم سے جب مجاہدین حملوں کی تیاری کر رہے تھے اسی وقت عوامی لیگ کی مرتد حکومت زمینی حقائق کو توڑنے مروڑنے میں مصروف تھی بی این پی اور جماعت اسلامی پر الزام تراشی کا ایک گیم کھیل کر دونوں مرتد جماعتوں پر پریشر قائم کر رہی تھی اسی دوران اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل سے بنگال میں خلافت کے مجاہدین اٹھنا اور پھیلنا شروع ہوئے تاکہ صلیبیوں اور ان کے اتحادیوں کو خوفزدہ رکھیں گے جب تک اللہ کا قانون اللہ کی زمین پر نافذ نہیں کر دیا جاتا۔

کئی مہینوں سے حکومت کے جھوٹے دعوے کہ موحدین اور بنگال میں خلافت کے معاونین کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی

ہیں بے شرم مرتد حکومت آپریشن ٹوئلاسیزر کے بعد کہتی ہے کہ خلافت کے مجاھدین کا بنگال میں کوئی نام ونشان نہیں ہے ہر بار خلافت کے حملے کے بعد یہی جھوٹ بار بار دہراتے رہے رافضیوں اور صلیبیوں کی حفاظت کی ناکامی کے بعد وہ عالم کفر سے اسی جھوٹ کی بنا پر اپنا منہ چھپاتے رہے۔

ان شاءاللہ جلد مرتد بنگالی حکومت کو اس کا احساس ہو جائے گا کہ اس طرح کے جھوٹ بولنے سے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے سے حقائق چھپائے نہیں جا سکتے اب خلافت اسلامیہ ہمیشہ رہے گی ان شاءاللہ شام وعراق میں خراسان اور قوقاز میں تیونس سے لے کر بنگال تک خواہ یہ مرتدین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ لگے ان شاءاللہ خلافت اسلامیہ اسی طرح مسلسل بڑھے گی اور پوری دنیا کو اپنے سائے میں لے گی ہر اس علاقے کو فتح کرے گی جہاں سورج نکلتا ہے اور رات ہوتی ہے بنگالی مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مجاہدین خلافت کا ساتھ دیں اور بنگالی مجاہدین پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور بنگال میں مجاہدین کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کریں، اللہ مجاہدین بنگال پر رحم فرمائے اور ان کی نصرت کرے تاکہ شاید یہی لوگ ان مسلمانوں کی مضبوطی اور مدد کا ذریعہ بن جائیں جو مسلمان بنگال اور برما میں رہتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالی تمام مسلمانوں کو خلافت کے سائے تلے اکٹھا کر دے..

تعاون:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان